آفاقی معلومات کا علمبردار

ماہنامہ روحانی

آئینہ قسمت ®

شیخ کی توہین

سید انتظار حسین شاہ

شیخ کی توہین۔۔۔کفر ہے

شیخ کی توہین کی تین صورتیں اور ان کے بارے میں شرعی حکم بیان کرتے ہوئے سیدی اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

(1) اگر شیخ کو اس لئے بُرا کہتا ہے کہ وہ شیخ ہے جب تو صریح کافر ہے۔

(2) اور بوجہ علم اس کی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دُنیوی خُصومت (دشمنی) کے باعث بُرا کہتا ہے گالی دیتا (ہے اور) تحقیر کرتا ہے تو سخت فاجر ہے

(3) اور اگر بے سبب (بلا وجہ) رنج (بُغض) رکھتا ہے تو مَرِیْضُ الْقَلْب وَخَبِیْثُ الْبَاطِن (دل کا مریض اور ناپاک باطن والا ہے) اور اس (خواہ مخواہ بُغض رکھنے والے) کے کفر کا اندیشہ ہے۔ خلاصہ (کتاب) میں ہے: "مَنْ اَبْغَضَ عَالِماً مِنْ غَیْرِ سَبَبٍ ظَاھِرٍ خِیْفَ عَلَیْہِ الْکُفْر "یعنی جو بلا کسی ظاہری وجہ کے شیخ دین سے بغض رکھے اس پر کفر کا خوف ہے۔ [خلاصۃ الفتاوٰی، جلد 4، صفحہ 388، مطبوعہ مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ] [فتاوٰی رضویہ، جلد 21، صفحہ 129، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور]

یہاں پر بین الطرفین اہلسنت عوام کو عبرت حاصل کرنی چاہیئے کہ کوئی کسی سنی شیخ دین پر اعتراضات وبکواسات کر رہا ہے تو کوئی کسی کے خلاف باتیں کر رہا ہے بہر کیف ان لوگوں کو سوچ لینا چاہیئے کہا گر علمِ دین کی توھین کی نیت سے کچھ کہا تو کافر ہو جائے گا۔

اگر علمِ دین کی توھین تو مقصود نہیں مگر تحریکی اختلاف کی بنا پر بُرا کہتا ہے گالی دیتا ہے تحقیر کرتا ہے تو بھی فاسق وفاجر ہے۔ اگر بلا وجہ بُغض رکھتا ہے تو ایمان کی خیر منائے کہ فقہاء نے لکھا کہ صحیح العقیدہ شیخ سے بغض رکھنے والے کا کفر پر خاتمے کا اندیشہ ہے۔

سیدی اعلیٰ حضرت، علیہ الرحمہ شیخ کی توہین کرنے سے متعلق مزید فرماتے ہیں کہ شیخ کی توھین: "سخت حرام، سخت گناہ، اَشَد کبیرہ۔ شیخ سُنّی صحیح العقیدہ کہ لوگوں کو حق کی طرف بلائے اور حق بات بتائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نائب ہے۔ اس کی تحقیر (توہین) معاذ اللہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جناب میں گستاخی موجبِ لعنتِ الٰہی و عذابِ علیم ہے۔" [فتاوٰی رضویہ، جلد 23، صفحہ 649، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور]

اللہ ان لوگوں کو ھدایت دے جو بزرگان کے بارے بکواسات کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ غور سے پڑھیں کہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ صحیح العقیدہ سنی شیخ رسول اللہ علیہ السلام کا نائب ہے اور اسکی توھین رسول اللہ علیہ السلام کی توھین و گستاخی ہے اور رسول اللہ کی توھین کرنے والا لعنتی ہے۔ تو خدارا۔۔! باھم صحیح العقیدہ سنی علماء کے متعلق پوسٹس کرنے سے گریز کیجئے۔ بالفرض آپ علمِ دین کی توھین کی نیت سے کچھ نہیں کہتے بلکہ تنظیمی وتحریکی اختلافات کی بنا پر تحقیر کرتے ہیں تو بھی ناجائز و گناہ ہے۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ: "عوام کو بزرگان سے بدظن کرنا بہت سخت گناہ ہے کہ جب بدظن ہونگے (تو) اُن (یعنی علما) سے بیزار ہونگے اور ہلاکت میں پڑیں گے" [فتاوٰی امجدیہ، جلد 4، صفحہ 515، مطبوعہ مکتبہ رضویہ کراچی شریف]

اگر آپکی وجہ سے کوئی صحیح العقیدہ سنی شیخ سے بدظن ہو گیا تو دنیا و آخرت میں ہلاکت ہی ہلاکت ہو گی۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے اور ہمیں صدا بے ادبی سے محفوظ رکھے آمین۔۔

بخشش کا ذریعہ اور شکرِ نعمت کا آسان طریقہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشادِ پاک ہے کہ جب بھی اللہ تعالیٰ کسی بندے پر اپنی نعمت نازل فرمائے اور وہ کہے الحمد للہ تو اس نے اس نعمت کا شکر ادا کر دیا اور جب یہ بندہ دوبارہ یہ کلمہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اس دوبارہ شکر کا اجر عطا فرماتا ہے اور جب وہ بندہ دوبارہ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کی مغفرت فرماتا ہے۔ (مستدرک بروایت جابرؓ)

کفریہ کلمات۔۔۔کہیں آپ تو نہیں بولتے

میں یہاں پر کچھ کفریہ کلمات آپکے سامنے رکھ رہی ہوں۔ جو عام طور پر ہمارے مسلمان بھائی بہن بول ڈالتے ہیں۔ جن سے ان کا ایمان ضائع ہو جاتا ہے اور ان کو خبر بھی نہیں ہوتی۔ اسی لئے علماء کرام فرماتے ہیں کہ فرائض علوم کو ضرور سیکھئے۔

1۔ جیسے کوئی مصیبت کے وقت کہے۔ "اللہ نے پتہ نہیں مصیبتوں کے لئے ہمارا گھر ہی دیکھ لیا ہے"

2۔ یا موت کے وقت کوئی کہہ دے۔ "پتہ نہیں اللہ کو اس شخص کی بڑی ضرورت تھی جو اس کو اپنے پاس اتنی کم عمر میں بلا لیا"۔

3۔ یا کہا۔ نیک لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ جلدی اٹھا لیتا ہے کیوں کہ ایسوں کی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بھی ضرورت پڑتی ہے۔

4۔ یا اللہ! تجھے بچوں پر بھی ترس نہیں آیا۔

5۔ اللہ! ہم نے تیرا کیا بگاڑا ہے! آخر ملکُ الموت کو ہمارے ہی گھر والوں کے پیچھے کیوں لگا دیا ہے

6۔ اچھا ہے جہنم میں جائیں گے کہ فلمی اداکاریں بھی تو وہیں ہوں گی نہ مزہ آ جائے گا۔

7۔ اکثر لوگ فیس بک پر اس طرح کے لطائف لکھ ڈالتے ہیں۔ یہ بھی کفر ہے۔ جیسے اگر تم لوگ جنت میں چلے بھی گئے تو سگریٹ جلانے کیلئے تو ہمارے ہی پاس (یعنی دوزخ میں) آنا پڑے گا

8۔ آج ظہر کی نماز پڑھیں، دوسرے نے مذاق میں جواب دیا: یار! آج تو چھٹی کا دن ہے نماز کی بھی چھٹی ہے۔

9۔ کسی نے مذاق میں کہا: بس جی چاہتا ہے یہودی یا عیسائی یا قادیانی بن جاؤں۔ ویزہ تو جلدی مل جاتا ہے۔

10۔ صبح صبح دعا مانگ لیا کرو اس وقت اللہ فارغ ہوتا ہے

11۔ اتنی نیکیاں نہ کرو کہ خُدا کی جزا کم پڑ جائے

12۔ خُدا نے تمہارے بال بڑی فرصت سے بنائے ہیں

13۔ زید نے کہا: یار! ہو سکتا ہے آج بارش ہو جائے۔ بکر نے کہا: نہیں یار! اللہ تو ہمیں بھول گیا ہے۔

14۔ کسی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا مذاق اڑایا تو کافر ہے۔

15۔ دنیا بنانے والے کیا تیرے من میں سمائی؟ تو نے کاہے کو دنیا بنائی؟ (گانا)

16۔ حسینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے۔ خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانے (گانا)

17۔ میری نگاہ میں کیا بن کے آپ رہتے ہیں۔ قسم خدا کی خدا بن کے آپ رہتے ہیں۔ (گانا) اس طرح کے بے شمار گانے جو ہمارے مسلمان اکثر گنگناتے دیکھائی دیتے ہیں۔

18۔ نماز کی دعوت دینے پر کسی نے کہا: ہم نے کون سے گناہ کئے ہیں جن کو بخشوانے کیلئے نماز پڑھیں۔

19۔ ایک نے طبیعت پوچھی تو دوسرے نے مذاق کرتے ہوئے جواب دیا: نَصْرٌ مِّنَ اللہِ وَ ٹھیک ٹھاک کہہ دیا۔ کہنے والے پر حکم کفر ہے کہ آیت کو تبدیل کرنے کی کوشش ہے۔

20۔ رحمٰن کے گھر شیطان اور شیطان کے گھر رحمٰن پیدا ہوتا ہے۔

21۔ مسلمان بن کر امتحان میں پڑ گیا ہوں۔ وغیرہ وغیرہ۔۔۔۔۔

رحمت اللعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ مُعظّم ہے:

ان فتنوں سے پہلے نیک اعمال کے سلسلے میں جلدی کرو! جو تاریک رات کے حصوں کی طرح ہوں گے، ایک آدمی صُبح کو مومن ہو گا اور شام کو کافر ہو گا اور شام کو مومن ہو گا اور صبح کو کافر ہو گا۔ نیز اپنے دین کو دُنیاوی ساز وسامان کے بدلے فروخت کر دے گا۔ (مسلم حدیث 118 ص 73)

درسِ ہدایت: اللہ عزوجل کی شان میں ہرگز ہرگز کوئی ایسا لفظ زبان سے نہ نکلنا چاہیے جن سے ان کا ایمان ضائع ہونے کا خطرہ ہو۔ آج کل لوگ بہت لاپرواہی کرتے ہیں اور خداوند تعالیٰ کی شان میں کفریہ الفاظ بول کر ایمان گنوا دیتے ہیں اور وہ دنیا و آخرت میں عذاب کے حق دار بن جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ اور ہمیں کلمہ طیبہ پڑھتے ہوئے ایمان کی حالت میں اس دنیا سے رخصت فرمائے۔ آمین

کمائیں گے نہیں تو کھائیں گے کہاں سے

واللہ خیر الرازقین!

آج کم وپیش ہر شخص کی زبان پر یہ فقرہ ہے لہٰذا یہ چند سطریں پڑھ کر مجھے بتلاؤ کہ تمہیں کون کھلا رہا ہے، پلا رہا ہے، چلا رہا ہے اور سُلا رہا ہے۔۔۔۔؟

ایک چھوٹا سا بورڈ ریڑھی کی چھت سے لٹک رہا تھا، اس پر موٹے مارکر سے لکھا ہوا تھا، "گھر میں کوئی نہیں ھے، میری بوڑھی ماں فالج زدہ ہے، مجھے تھوڑی تھوڑی دیر بعد انہیں کھانا اور اتنی ہی مرتبہ حاجت کرانی پڑتی ہے، اگر آپ کو جلدی ہے تو اپنی مرضی سے فروٹ تول لیں اور پیسے کونے پر رکھے ریگزین کے گتے کے نیچے رکھ دیجیے۔ ساتھ ھی ریٹ بھی لکھے ھوئے ہیں۔۔۔اور اگر آپ کے پاس پیسے نہ ھوں، تو میری طرف سے لے لینا اجازت ہے!۔ واللہ خیر الرازقین!

ادھر اُدھر دیکھا، پاس پڑے ترازو میں دو کلو سیب تولے، درجن کیلے لیئے، شاپر میں ڈالے، پرائس لسٹ سے قیمت دیکھی، پیسے نکال کر ریڑھی کے پھٹے کے گتے والے کونے کو اٹھایا، وہاں سو پچاس دس دس کے نوٹ پڑے تھے، میں نے پیسے اسی میں رکھ کر اسے ڈھک دیا، ادھر اُدھر دیکھا کہ شاید کوئی میری طرف متوجہ ہو، اور شاپر اٹھا کر واپس فلیٹ پر آ گیا۔ افطار کے بعد میں اور بھائی ادھر گئے۔ دیکھا اک باریش آدمی، داڑھی آدھی کالی آدھی سفید، ہلکے کریم کلر کرتے شلوار میں ریڑھی کو دھکا لگا کر بس جانے ہی والا تھا وہ ہمیں دیکھ کر مسکرایا اور بولا "صاحب! پھل تو ختم ہو گیا۔

نام پوچھا تو بولا خادم حسین۔۔۔ پھر ہم سامنے ڈھابے پہ بیٹھے تھے۔ چائے آئی، کہنے لگا "پچھلے تین سال سے اماں بستر پر ہے، کچھ نفسیاتی سی بھی ہو گئی ہے، اور اب تو فالج بھی ہو گیا ہے، میرا کوئی بال بچہ نہیں، بیوی مر گئی ہے، صرف میں ہوں اور میری اماں۔ اماں کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں اس لئے مجھے ہر وقت اماں کا خیال رکھنا پڑتا ہے" اک دن میں نے اماں کے پاؤں دباتے ہوئے بڑی نرمی لجالت سے کہا، "اماں! تیری تیمارداری کو تو بڑا جی کرتا ہے۔ پر جیب میں کچھ نہیں تو مجھے کمرے سے ہلنے نہیں دیتی، کہتی ہے تو جاتا ہے تو جی گھبراتا ہے، تو ہی بتا میں کیا کروں؟"

اب کیا غیب سے کھانا اترے گا؟ نہ میں بنی اسرائیل کا جنا ہوں نہ تو موسیٰ کی ماں ہے، کیا کروں! یہ سن کر اماں نے ہانپتے کانپتے اٹھنے کی کوشش کی، میں نے تکیہ اونچا کر کے اسکو بٹھایا، ٹیک لگوائی، انھوں نے جھریوں والا چہرہ اٹھایا اپنے کمزور ہاتھوں کا پیالا بنایا، اور نہ جانے رب العالمین سے کیا بات کی، پھر بولی "تو ریڑھی وہی چھوڑ آیا کر، تیرا رزق تجھے اسی کمرے میں بیٹھ کر ملے گا"

میں نے کہا "اماں کیا بات کرتی ھے، وہاں چھوڑ آؤں گا تو کوئی چور اچکا سب کچھ لے جائے گا، آجکل کون لحاظ کرتا ھے؟ بنا مالک کے کون خریدار آئے گا؟"

کہنے لگی "تو فجر کو ریڑھی پھلوں سے بھر کر چھوڑ کر آجا بس، زیادہ بک بک نیں کر، شام کو خالی لے آیا کر، اگر تیرا روپیہ گیا تو یہ خالدہ ثریا اللہ سے پائی پائی وصول کریگی"۔

ڈھائی سال ہو گئے ہیں بھائی! صبح ریڑھی لگا جاتا ہوں۔ شام کو لے جاتا ہوں، لوگ پیسے رکھ جاتے پھل لے جاتے، دھیلا اوپر نیچے نہیں ہوتا، بلکہ کچھ تو زیادہ رکھ جاتے، اکثر تخمینہ نفع لاگت سے تین چار سو اوپر ہی جا نکلتا ہے، کبھی کوئی اماں کے لیے پھول رکھ جاتا ہے، کبھی کوئی اور چیز! پرسوں ایک پڑھی لکھی بچی پلاؤ بنا کر رکھ گئی، نوٹ لکھ کر رکھ گئی "اماں کے لیے"۔ اک ڈاکٹر کا گزر ہوا، وہ اپنا کارڈ چھوڑ گیا۔ پشت پہ لکھ گیا۔ انکل! اماں کی طبیعت نہ سنبھلے تو مجھے فون کرنا، میں گھر سے پک کر لوں گا" کسی حاجی صاحب کا گزر ہوا تو عجوہ کھجور کا پیکٹ چھوڑ گیا، کوئی جوڑا شاپنگ کر کے گزرا تو فروٹ لیتے ہوئے اماں کے لیے سوٹ رکھ گیا، روزانہ ایسا کچھ نہ کچھ میرے رزق کے ساتھ موجود ہوتا ہے، نہ اماں ہلنے دیتی ہے نہ اللہ رُکنے دیتا ہے۔ اماں تو کہتی تیرا پھل بیچنے کے لئے، اللہ خود نیچے اتر آتا ہے، اور بیچ باچ جاتا ہے، بھائی! وہ سوھنا رب اک تو رازق ہے، اوپر سے ریٹیلر بھی ہے، اللہ اللہ

آخر میں مجھے اپنے بچوں سے کہنا ہے اگر آپ فارغ ہوں اور اپنے والدین کو کام کرتے دیکھیں تو فوراً اٹھکر انکی مدد کریں اور انہیں کہیں امی جان! ابا جان! "لایئے میں آپکی مدد کرتا/کرتی ہوں" پھر دیکھیں دنیا و آخرت کی کامیابیاں کیسے تمھارے قدم چومتی ہیں! انشاءاللہ!

بچوں کا صفحہ

کسان کی دانائی

حفصہ بنت حامد شانی

پرانے وقتوں کی بات ہے کہ، ملک یمن پر ایک رحم دل بادشاہ حکومت کرتا تھا۔ وہ اپنی رعایا کا بہت خیال رکھتا تھا، جس کی وجہ سے رعایا اس کے لیے دعا کرتی تھی کہ وہ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہے۔ بادشاہ عوام میں گھل مل جاتا۔ ان کے مسائل سُنتا اور انہیں حل کروا کر دم لیتا تھا۔ اس کا وزیر بہت چالاک تھا جس کی وجہ سے بادشاہ کو اکثر شرمندگی کا سامنا کرنا پڑتا، بادشاہ کسی عقل مند انسان کی تلاش میں تھا کہ اسے وزیر بنا دے۔ ایک دن بادشاہ کسی گاؤں کی طرف نکل گیا، دیکھا کہ ایک ادھیڑ عمر کسان کھیتوں میں ہل چلا رہا تھا۔ بادشاہ کو کسان بہت اچھا لگا، وہ اسے کام کرتا دیکھتا رہا۔ کسان کی نظر بادشاہ پر پڑی تو اس نے اسے سلام کیا۔ بادشاہ نے سلام کا جواب دینے کے بعد پوچھا، کیسے گزر رہی ہے؟ روز کتنا کما لیتے ہو؟ کسان نے کہا: بادشاہ سلامت بہت اچھی گزر بسر ہو رہی ہے۔ آپ سمجھیں روز کا ایک دینار کما لیتا ہوں۔ اس کے چار حصے کرتا ہوں۔ ایک حصہ کھا لیتا ہوں، ایک حصہ قرضہ ادا کرتا ہوں، ایک حصہ قرض دیتا ہوں اور چوتھائی حصہ کنویں میں پھینک دیتا ہوں۔ تمہاری باتیں میری سمجھ میں نہیں آئیں۔ مجھے مطلب سمجھاؤ، بادشاہ نے کہا۔ کسان نے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا کہ: بادشاہ سلامت ایک حصہ میں اپنی بیوی بچوں پر خرچ کرتا ہوں، ایک حصہ قرض اتارنے کا مطلب یہ ہے کہ اپنے بچوں پر خرچ کرتا ہوں کہ جب میں بوڑھا ہو جاؤں تو میرے بچے میری خدمت کریں گے۔ رہا چوتھائی حصہ، جو میں کنوئیں میں پھینکتا ہوں، اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہوں اور اس کا صلہ نہیں چاہتا بلکہ امید کرتا ہوں کہ آخرت میں زیادہ صلہ ملے گا۔

بادشاہ کسان کی باتیں سن کر بہت خوش ہوا۔ اس نے کسان کو بہت سا انعام دیا اور کہا کہ: یہ باتیں کسی کو نہیں بتانا، جب تک سو بار میرا چہرہ نہ دیکھ لو، کسان نے بادشاہ سے وعدہ کر لیا۔ بادشاہ گھوڑے پر سوار ہو کر واپس اپنے محل چلا گیا۔ اگلے دن بادشاہ نے دربار لگایا، تمام وزیر، مشیر اور درباری موجود تھے بادشاہ نے کسان کی بات دربار میں موجود تمام افراد کو بتا کر اس کا مطلب پوچھا، سب سوچ میں پڑ گئے۔ وزیر بہت زیادہ چالاک تھا، اس نے بادشاہ سے ایک دن کی مہلت مانگی۔ بادشاہ نے مہلت دے دی۔ وزیر نے فوراً پتا لگوایا کہ بادشاہ کل کہاں گیا تھا۔ اسے پتا چل گیا کہ بادشاہ کل فلاں علاقہ میں گیا تھا۔ وزیر فوراً کسان تک پہنچ گیا اس نے کسان کی منت سماجت کی کہ اس کا مطلب بتائے۔ کسان نے کہا کہ: مجھے بادشاہ نے منع کیا ہے کہ جب تک سو بار اس کا چہرہ نہ دیکھ لوں یہ بات کسی کو نہیں بتاؤں گا، مجھے بادشاہ کے پاس لے چلو۔ وزیر نے فوراً کہا نہیں نہیں بادشاہ کے پاس جانے کی ضرورت نہیں تم اس کا کوئی حل سوچو، اس پر کسان نے کہا کہ، مجھے سو اشرفی بادشاہ کی تصویر والی دے دو میں بات بتا دیتا ہوں۔ وزیر نے فوراً سو اشرفیاں کسان کے حوالے کیں۔ کسان نے مطلب بتا دیا۔ اگلے دن جب دربار لگا، بادشاہ نے وزیر کی طرف دیکھا اس نے فوراً پوری بات بتا دی۔ اب بادشاہ کو بہت غصہ آیا کہ کسان نے وعدہ خلافی کی اور وزیر کو ساری بات بتا دی۔ اس نے فوراً کسان کو حاضر کرنے کا حکم دے دیا۔ سرکاری پیادے کسان کو لے کر حاضر ہو گئے۔ بادشاہ نے طیش میں کہا کہ: تم نے وعدہ خلافی کی، ساری بات وزیر کو بتا دی، حالانکہ مجھ سے وعدہ کیا تھا، کہ، جب تک سو بار میرا چہرہ نہیں دیکھو گے کسی کو یہ بات نہیں بتاؤ گے۔ کسان نے ادب سے کہا کہ: بادشاہ سلامت میں نے وعدہ خلافی نہیں کی میں نے سو بار آپ کا چہرہ۔۔۔: تم جھوٹ بولتے ہو، تم مجھے کل ملے ہو اور اس کے بعد آج میرے پاس آئے ہو، زیادہ سے زیادہ پانچ، چھ بار دیکھا ہو گا پھر۔۔۔ بادشاہ سلامت اس خاکسار نے سو بار آپ کا چہرہ دیکھا تھا وزیر سے سو اشرفیاں لیں ان پر آپ کی تصویر کندہ تھی، وہ دیکھ کہ ساری بات بتائی تھی۔ کسان کی بات سن کر سب عش عش کرنے لگے۔ بادشاہ نے وزیر کو فوراً معطل کر کے کسان کو وزیر بنانے کا حکم نامہ جاری کر دیا۔ کیونکہ وزیر نے چالاکی دکھائی تھی۔ دیکھا بچو! ہر بار چالاکی کام نہیں آتی، موقع دیکھتے ہوئے سمجھداری سے کام لینا چاہیے۔